جاتا ہے ایسا کرنے کی صلاحیت نہ ہونے کی وجہ سے ۱۹۷۱ء کا سانحہ رونما ہوا۔

سندھ میں اول روز سے کچھ اضطراب انگیز مسائل موجود رہے ہیں ان مسائل پر خود ہم نے اتنی توجہ نہیں دی جتنی ہمارے معاندین نے دی۔ جنہوں نے کچھ اندر سے اور کچھ باہر سے ان کو زیادہ بگاڑا۔ ہمارے ہاں سے اگر کسی بگاڑ کی بعداز وقت اصلاح کی کوشش کی گئی تو اس بدتدبیری سے کی گئی کہ حالات اور خراب ہو گئے۔

محمد موسیٰ بھٹو نے پچھلی ساری کہانی کو بیان کر دیا ہے۔ انہوں نے جدید سندھ پہ ہندوؤں کے اثر و نفوذ کو واضح کیا۔ سندھ میں اٹھنے والی مختلف جدید تحریکوں اور فتنوں کا جائزہ لیا ہے۔ وہاں کے ذہنی و فکری رہنماؤں کی گمراہیوں کا راز کھولا ہے اور اسلامی علوم کے علاوہ اسلامی ادب کی معیار زمانہ کے مطابق تخلیقات کے فقدان (یا شدید کمی و بے اثری) کا رونا رویا ہے۔ اوّل اوّل کراچی کے مرکزِ حکومت بننے، ون یونٹ قائم ہونے اور پھر ٹوٹنے، بھٹو کے خاص کردار اور پھر مارشل لا، کے ظہور کے اثرات و نتائج کا جائزہ لیا گیا۔ مؤلف کے نقطۂ نظر سے اختلاف کرنے والوں کے لئے بھی اس کا مطالعہ مفید ہو گا۔

نعتوں کے گلاب | از جناب پروفیسر عاصی کرنالی ، ناشر : کاروانِ ادب ، ملتان لاہور

صفحات : ۱۱۱ ، مجلد مع گرد پوش قیمت : -/۳۰ روپے

پروفیسر عاصی کرنالی فنی لحاظ سے بہت ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ خصوصیت سے غزل پر ان کو بہت قدرت حاصل ہے اور یہ ان کا کمال ہے کہ اس صنف میں پاکیزگیٔ فکر و حرف کا انہوں نے ایک معیار قائم کیا ہے۔ زبان کے لحاظ سے وہ گویا اہل زبان ہیں۔ میرے دیرینہ محب اور ایسے چند خاص دوستوں میں سے ہیں جن سے میرا دلی رابطہ برسوں تک بالمشافہ ملاقاتوں سے محرومی کے باوجود تر و تازہ رہتا ہے۔

اب کی انہوں نے ذرا اور اونچی پرواز کی ہے اور چمنستانِ کہکشاں اور قطعۂ سدرہ سے نعتوں کے گلاب چن چن کر ایک گلدستہ سجا کر قدرشناسوں کے سامنے لا رکھا ہے۔ سادہ سا ابتدائیہ اپنے ہی